پروفیسر محمد ایوب قادری

(قسط ۲)

تحریک مجاہدین کے چند نامور مصنفین

مولوی اولاد حسن قنوجی

مولوی اولاد حسن بن اولاد علی، شہر قنوج میں ۱۲۱۰ھ میں پیدا ہوئے مولوی عبدالباسط سے قنوج میں علمی درسی کی تحصیل کی لکھنؤ میں مولوی نور محمد وغیرہ سے استفادہ کیا بریلی میں مفتی محمد عوض سے پڑھا ۱۲۳۰ھ میں دہلی پہونچے اور شاہ عبدالعزیز و شاہ رفیع الدین کی جماعت تلامذہ میں شامل ہو گئے کتب حدیث و تفسیر کی اجازت حاصل کی سید احمد شہید کے مرید و خلیفہ تھے ان کی تمام عمر درس و تدریس اور وعظ و تبلیغ میں گزری شعر و شاعری سے بھی ذوق تھا حسن تخلص کرتے تھے اُردو، فارسی اور عربی میں متعدد تصنیفات ہیں ان میں سے راہ سنت، ہدایت المومنین، نورالعرفان من مرأۃ الصفا، رسالہ در معنی کلمہ طیبہ، رد عقائد المشرکین، خاص طور سے قابل ذکر ہیں ۱۲۵۳ھ میں انتقال ہوا مولوی احمد حسن عرشی (تلمیذ غالب) اور نواب صدیق حسن خان دو نامور فرزند یادگار چھوڑے [1] مولوی آل حسن قنوجی کے اردو رسالہ "ہدایت المومنین" سے نمونہ درج ذیل ہے [2]

"بندہ خیر خواہ حسن قنوجی نے کہ اللہ اس کو حسنؓ اور حسینؓ کے طریقے اور محبت میں رکھے چاہا کہ اپنے ملنے والوں کو اور جن کو خدا توفیق دے بُرائی ان رسموں کو سمجھانا چاہئے مگر دیکھا تو ان کا عجب حال ہے کہ بغیر نون کے نکالے پورا دُور

ہونا فسادان کے خراج کا ممکن نہیں لیکن بعض لوگ کہ دو چار نصیحتوں سے ان کا اچھا ہونا معلوم ہوا توان کو سمجھانا شروع کیا کہ زبانی کہنے سے فائدہ عام نہیں ہوتا ہے اور ہر شخص کو ہر بات یاد نہیں رہتی تو اس لئے اس وقت میں کہ سن بارہ سے انتالیس ۱۲۳۹ھ ہے یہ رسالہ ہندی زبان میں لکھتا ہر کوئی اس کو اپنی بولی میں سمجھ بوجھ لے پھر دریافت کیا تو سب رسموں میں دو رسموں کا چھوڑنا لوگوں پر بہت مشکل شاق پایا ایک منت اور پوجا اولیا وغیرہ کی اور دوسرے تعزیے کا بنانا.... اور جب کہ بیان منت اور پوجا میں رسالہ نصیحۃ المسلمین لکھا پایا اس واسطے اس رسالے میں فقط برائی تعزیے کی صاف صاف بیان کی اور مقدمات عملی جو مشکل تھے سو اس میں مذکور نہیں کئے کیوں کہ سمجھانا عوام کا منظور ہے "[۵]

مولوی کرامت علی جونپوری

مولوی کرامت علی بن شیخ امام بخش ۱۲۱۵ھ / ۱۸۰۰ء میں جون پور میں پیدا ہوئے۔ علوم دینیہ مولوی قدرت اللہ، مولوی احمد اللہ انامی اور مولوی احمد علی چریاکوٹی سے حاصل کیے۔ سید احمد شہید کے مرید و خلیفہ تھے۔ پورب اور بنگال میں مولوی کرامت علی نے تبلیغ و اصلاح کا کام خوب انجام دیا۔ ۱۲۹۰ھ / ۱۸۷۳ء میں رنگ پور (مشرقی پاکستان) میں انتقال ہوا۔[۶] مولوی کرامت علی کی تحریک اعلیٰ اور زمیندار طبقے میں خاص طور سے مقبول تھی۔ عوام میں حاجی شریعت اللہ کی تحریک کا زیادہ اثر تھا۔ مولوی کرامت علی نے حاجی شریعت اللہ کا شدت سے رد کیا ہے۔

مولوی کرامت علی کثیر تصانیف کے مالک ہیں۔ تذکرۂ علمائے ہند میں ان کی چوالیس[۴۴]

۵۔ ہدایت المومنین از مولوی اولاد حسن قنوجی صفحہ ۸-۱۰ (قلمی نسخہ مملوکہ محمد ایوب قادری کراچی)

۶۔ مولوی کرامت علی کے حالات کے لیے ملاحظہ ہو تذکرۂ علمائے ہند صفحہ ۳۹۵-۳۹۶ و اسلامی مذاکرہ علمیہ کلکتہ سال ہشتم صفحہ ۸ (نولکشور پریس لکھنؤ ۱۸۷۰ء)

کتابوں کے نام درج ہیں۔خاص بات یہ ہے کہ مولوی کرامت علی جون پوری نے کم وبیش تمام تصانیف اردو زبان میں لکھی ہیں۔ اور ان کے ذریعہ بنگال میں تبلیغ و اصلاح کا کام انجام دیا۔ انوارِ محمدی (ترجمہ شمائل نبوی)، رفیق السالکین (بیان ذکر جہری و ذکر خفی) دعواتِ مسنونہ (مع اردو ترجمہ) احقاق الحق (رد حاجی شریعت اللہ)، قول الامین (رد دھونڈو میاں)، نورٌ علیٰ نور (تصوف و اخلاق) اور مفتاح الجنۃ مطبوعہ کتابیں ہماری نظر سے گزری ہیں۔

مفتاح الجنۃ

مسائل دینیہ کے بیان میں یہ رسالہ ۱۲۴۳ھ/۱۸۲۷ء میں تصنیف ہوا ہے[1]

"جب کوئی شخص پانی کی قدرت نہ رکھے اس سبب سے کہ اس شخص سے ایک کوس کے فاصلے پر پانی ہووے یا اس شخص کے پاس پانی ہے اور ڈرتا ہے کہ اس پانی سے وضو کرے تو آپ یا جانور اس کا پیاسا رہے یا پانی کے گھاٹ پر دشمن کا خوف ہے یا کوئی اس طرح کا جانور بیٹھا ہے کہ پھاڑ کھاوے، یا کنواں ہے مگر اس کے پاس پانی نکالنے کا اسباب نہیں یا کسی کے پاس پانی ہے مگر وہ بے قیمت نہیں دیتا اور اس کے پاس قیمت موجود نہیں ہے یا اس کے پاس ہے مگر قیمت پانی کی اس قدر مانگتا ہے کہ اس میں اس کا بڑا نقصان ہے یا اپنے گھر میں ہے اور پانی بھی موجود ہے مگر اس کو بیماری ہے اور جانتا ہے اگر وضو یا غسل کریں گے تو بیماری زیادہ ہووے گی یا جاڑے کے ایام ہیں اور جانتا ہے کہ وضو یا غسل کریں گے تو ضرر کرے گا تو ان سب صورتوں میں تیمم کرے گا۔"

---

[1] مفتاح الجنۃ از مولوی کرامت علی جون پوری صفحہ ۲۰ (مطبع مجیدی کان پور ۱۹۱۳ء) (مسلسل)

(غلام مصطفیٰ قاسمی نے زاہد پریس حیدرآباد میں چھپوا کر شاہ ولی اللہ اکیڈمی سے شائع کیا۔)